كُونُوا مَعَ الصَّادِقِين
ترجمہ: سچّوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (القرآن)
مارچ 2003ء
محبوب یزدانی
یادگاری مجلہ
616 ویں عرس مبارک ۸۰۸ھ تا ۱۴۲۴ھ
غوث العالم حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی
باہتمام: غوث العالم اکیڈمی (سلسلہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں) اورنگی ٹاؤن کراچی
ناشر: دارالعلوم اشرفیہ رضویہ، سیکٹر-16، گلشن بہار، اورنگی ٹاؤن، کراچی۔

محبوب یزدانی

(یادگاری مجلّہ)

روحانی سرپرستی : ابوالمحمود سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی
سجادہ نشین (سرکارکلاں) دامت برکاتہم عالیہ
کچھوچھہ شریف انڈیا

بااجازت : حضرت سید شاہ محمد محمود اشرف اشرفی الجیلانی
دامت برکاتہم عالیہ، ولی عہد سجادہ نشین (سرکارکلاں)
سرپرست غوث العالم اکیڈمی

616ویں عرس مبارک ۸۰۸ھ تا ۱۴۲۴ھ

باہتمام : غوث العالم اکیڈمی سلسلہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں
(اورنگی ٹاؤن کراچی)

کمپوزنگ : غلام حسین اشرفی ماہ نور پرنٹرز اورنگی ٹاؤن 11½ کراچی

ناشر : دارالعلوم اشرفیہ رضویہ، سیکٹر 16، گلشن بہار اورنگی ٹاؤن کراچی

نوٹ:۔ یہ نعت بہ فرمائش حضرت شیخ الملت سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

(بر تضمین اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ)

نعت

ہجر میں حد سے بڑھی اب بیقراری یارسول ﷺ
جاں گسل ہے روز و شب کی آہ و زاری یارسول ﷺ

روحِ فرسا ہے خدا شاہد جدائی کا یہ غم
کیجئے للہ میری غمگساری یارسول ﷺ

دل ہو معمورِ محبت اور زباں وقفِ درود
بس اسی صورت کٹے یہ عمر ساری یارسول ﷺ

ایک لمحے کے لئے حاصل نہیں دل کو قرار
آنکھ بھی ہر پل رہیں اشکباری یارسول ﷺ

آپ سے درماں طلب ہے کیجئے چارہ گری
ناوکِ ہجراں کا ہر اک زخم کاری یارسول ﷺ

نزع کے عالم میں بھی صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ
میرے ہونٹوں پر رہے ہر سانس جاری یارسول ﷺ

دیجئے اذن حضوری بارگاہِ ناز میں
دل میں ہے بیتاب شوق جانثاری یارسول ﷺ

آپ کی فرقت میں جینا ہو چلا دشوار تر
آپ سے دوری کی ہر ساعت ہے بھاری یارسول ﷺ

ایک مدت سے ہے بیٹھا باندھکر رخت سفر
کیا نہیں آئے گی اس جوہر کی باری یارسول ﷺ

(جاوید رسول جوہر اشرفی)

منقبت

بحضور غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

سید اشرف غوث العالم دستگیر
ہو غلاموں پر کرم روشن ضمیر

ایک عالم فیض سے سیراب ہے
آپ شاہ ہیں ہم تیرے در کے فقیر

منبع جود و سخا در ہے تیرا
تو منارۂ نور ہے پیروں کے پیر

آپ ولیوں کے ولی محبوبِ رب
چشت کے ہیں آپ بھی بدرِ منیر

یہ بھکاری در پہ حاضر ہے شہا
ہو کرم کی ایک نگاہِ دل پذیر

دنیا و عقبیٰ میں وابستہ رہے
تیرے دامن سے نعیم اے سب کے میر

(ڈاکٹر نعیم احمد اقبال اشرفی خلیفہ سلسلہ عالیہ اشرفیہ جائس شریف)

میرے پہچاننے میں مات کھائی ہے زمانے نے　　　میں ان کا نام لیوا ہوں کہ جو سرکار اشرف ہیں

غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی

"کون اشرف"

☆ جنکی ولادت کی خوشخبری سرکار مدینہ ﷺ نے دی

☆ وہ جنکا نامِ نامی اسم گرامی "اشرف" بھی آپ ﷺ نے رکھا

☆ جنکی ولایت کی خوشخبری آپ ﷺ نے دی

☆ وہ اشرف رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے بادشاہت کو ٹھکرا کر فقیری اختیار کی

☆ وہ اشرف رحمۃ اللہ علیہ جو بادشاہت کو ٹھکرا کر راہِ سلوک کیلئے جب چلے تو آپ کے مرشد پاک حضرت مخدوم شاہ علاء الحق پنڈوی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خضر علیہ السلام نے 70 بار طالب صادق کے آنے کی خبر دی۔

☆ وہ اشرف رحمۃ اللہ علیہ جو فقر کے راستے میں چل پڑے تو سب سے پہلے اُچ شریف ملتان کے قریب حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔اے اشرف تمہارا آنا مبارک ہو۔مگر جلد بنگال کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ میرے بھائی مخدوم علاؤ الحق پنڈوی تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔سلسلہ قادریہ کی اجازت و خلافت اور تبروکات دکر رخصت کیا۔

☆ وہ اشرف رحمۃ اللہ علیہ جنکے شیخ حضرت علاؤ الحق پنڈوی رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے القاب آسمانی کے منتظر ہوں۔تو پندرھویں شعبان کو خطاب آسمانی "جہانگیر" سے نوازا گیا۔

☆ وہ اشرف رحمۃ اللہ علیہ جنکے شیخ محترم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بشارت دیں کہ تم کو مرتبہ غوثیت عطا ہوگا۔تو اس وقت میرے فرزند محمد نور کیلئے قطبیت کی سفارش کرنا۔

☆ وہ اشرف رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اپنی ذات کو فنا کر دیا اور مقام ولایت میں محبوب یزدانی کا خطاب پایا۔

اقوالِ زریں

قَالَ الاَشرَف (حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا)

☆ جو شخص اولیاء اللہ کو مردہ خیال کرتا ہے، پس وہی شخص مردہ ہے اور اولیاء اللہ زندہ رہیں گے۔

☆ اے شخص ایسے باطل تصور کو دل سے نکال دے کہ الحق اولیاء پائندہ رہیں گے۔

☆ مجھے اللہ تعالیٰ نے عیش (زندگی) جاودانی عطا کیا ہے، میں موت میں بھی زندہ لوگوں کے ساتھ رہوں گا اور میری روح ہر جگہ ظاہر ہوگی۔

☆ ہم جہاں چاہیں گے موجود ہوں گے ہمارے غائب سے حاضر کی حقیقت سمجھ میں آئیگی۔

☆ اشرف زندگی سے مردانہ وار گیا ہے۔ اسے جس جگہ بلاؤ گے آ جائیگا۔

☆ مجھے سمندر کی حالت میں سمندر جانیں کیونکہ گوہر پانے والا میرے سمندر سے گوہر پاتا ہے۔

☆ ہم پھل دار درخت بھی ہیں اور سایہ دار بھی اِسے تھوڑا سا ہلا تا کہ میری شاخ سے پھل بکھریں۔

☆ دنیا ایک زنجیر ہے اور میں اس زنجیر کے حلقے ہلا رہا ہوں بلکہ حلقہ کیا چیز ہے میں ہی حلقے پر متحرک ہوں۔

☆ جس کسی نے میرے سلسلے کے حلقے کو توڑا دنیا اس کے سلسلے کے کڑیاں توڑ دے گی۔

☆ ہم نے حق تعالیٰ سے درخواست کی ہے کہ ہماری اولاد کی اٹھارہ (۱۸) پشتوں تک جو شخص برائی چاہے گا یا برائی کریگا مردان خدائے تعالیٰ اس کی جان کے دشمن ہو جائینگے۔

(ماخوذ از کتاب ''لطائف اشرفی'' جلد سوئم)

مریدوں کی قیامت میں رہائی نارِ دوزخ سے
کرینگے اشرفِ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ حمایت ہو تو ایسی ہو

(ماخوذ از ''تحائف اشرفی'' از اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ)

بانی سلسلہ اشرفیہ

حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی ایک دن اپنے حجرے میں اپنے پیرو مرشد حضرت علاؤالحق پنڈوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کیلئے کمر باندھ رہے تھے کہ اچانک آپ کے مرشد حجرے میں تشریف لے آئے اور فرمایا کہ بیٹا اشرف کیا ہو رہا ہے۔ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور آپ کی خدمت کے لئے کمر باندھ رہا تھا۔ یہ سن کر آپ کے پیرو مرشد نے فرمایا کہ مضبوط باندھنا۔ اشارہ یہ تھا کہ شادی سے گریز کرنا۔ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا انشاءاللہ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ آپ کو خیال گزرا کہ میرا بیٹا میرا جانشین نہ ہوگا۔ آپ کے پیرو مرشد آپ کے دل کے خیال سے آگاہ ہو کر مراقبہ میں چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ اللہ کو بھی یہی منظور ہے۔ مگر حق تعالیٰ نے تجھے ایک فرزندِ معنوی عطا فرمایا ہے جو تمہارا جانشین ہوگا اور تمہارا سلسلہ جاری رکھے گا۔

حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ جب عراق تشریف لے گئے تو آپ کی ملاقات سید حسن عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ سید حسن عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے اور سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ کی خالہ زاد بہن سید حسن عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کے گھر تھیں اور آپ ہی کے فرزند سید عبدالرزاق ہیں سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے والدین رضا و رغبت کے ساتھ آپ کو مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رخصت کر دیا۔ اسی وقت سے سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ پرورش پانے لگے اور تمام ظاہری اور باطنی علوم طئے کر کے مرتبہ کمال کو پہنچے۔

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کبھی کبھی شیخ زادگی سے متعلق گفتگو ہوتی تھی تو آپ فرماتے کہ شیخ زادہ بہت کم راستے پر چلتا ہے میں بھی شیخ زادہ رکھتا ہوں لیکن وہ شیخ کا جنا نہیں ہے۔ اس کا کام شیخ جننا ہے۔ دوسرے حضرات اپنے صلب سے پیدا کرتے ہیں۔ میں نے عبدالرزاق کو آنکھوں سے پیدا کیا ہے حالانکہ میں نسبتیں بھی رکھتا ہوں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اظہار مسرت اور برگزیدہ ہونے کی بناء پر سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو ''نور العین'' کے خطاب سے مخاطب فرمایا۔

وصال مبارک

مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۸ محرم الحرام ۸۰۸ھ کو ہوا۔ وصال کی صبح شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پہلو میں بیٹھے تھے ان کے علاوہ بہت سے مردان غیب، اوتاد، ابدال، رجال الغیب

بھی موجود تھے ۔ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر تبرکات اور بزرگوں کے خلعت عطا کئے اور بعض مریدین مخلصین کو بھی عطا کئے پھر فرمایا کہ بھائیو اشرف کو اپنے سے دور مت سمجھنا، نیز فرمایا میں نے سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو خزانہ الٰہی میں شریک کیا ہے اور حق تعالیٰ سے درخوست کی ہے کہ اگر عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد قانع ہو تو ان کو کسی کا محتاج نہ کرنا۔ ان کی ادنیٰ سی توجہ سے لوگوں کے کام بن جائیں۔ پھر فرمایا کہ میں حیات اور ممات میں اپنی اولاد کے ساتھ ہوں۔اس کہ بعد مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا نور العین رحمۃ اللہ علیہ کو ظہر کی نماز کیلئے امام بنایا اور خود ان کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ جب نماز سے فراغت ہوئی تو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار سننے بیٹھ گئے۔ آپ پر کیف و وجد طاری ہوگیا اور اسی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحِ مبارک خلدِ بریں پر پہنچی۔

مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نور العین سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کی پانچ اولادیں تھیں۔ان میں سب سے بڑے صاحبزادے کا نام سید شمس الدین تھا۔ جو کم عمری میں انتقال کر گئے تھے۔اس کے بعد حضرت نور العین رحمۃ اللہ علیہ اپنی کنیت ان کے بعد والے لڑکے یعنی سید حسن رحمۃ اللہ علیہ سے بناتے ہیں۔اس طرح بڑے لڑکے کے طور پر آپ ہی ظاہر ہوئے۔

سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد

سید شمس الدین	سید حسن شریف قتال	سید حسین قتال	سید احمد	سید فرید
کم عمر میں انتقال کر گئے	ولایت کچھوچھہ شریف عطا کی گئی۔	ولایت جون پور عطا کی گئی۔	ولایت جائس عطا کی گئی۔	ولایت بارہ بنکی عطا کی گئی۔

حضرت نور العین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دنیا کے قیام کے آخری دنوں میں اپنی اولادوں میں ہر ایک کو تبرکات واحکامات دیکر مقامات تفویض فرمایا۔اوپر دیئے گئے نقشہ میں ہر ایک کے مقام کو اجاگر کر دیا گیا ہے۔حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک یعنی کچھوچھہ مقدسہ کی ولایت سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بڑے صاحبزادے سید حسن شریف قتال کو عطا کی ،ان ہی کی اولاد کیے بعد دیگرے سجادہ نشین بنتی ہیں۔

8

سرکارکلاں کی وجہ تسمیہ

کچھوچھہ مقدسہ میں حضرت نورالعین رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے سید حسن شریف قتال رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد مقیم ہیں اور درگاہ شریف حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت ونیابت وسجادگی انہی کی اولاد کو حاصل ہے۔اسی لئے خلف اکبر کی نسبت سے وہاں کے سجادہ نشین کو ''سرکارکلاں'' (بڑے سرکار) کہاجاتا ہے۔

سجادگان درگاہ شریف

1 — **سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ**
(آپ درگاہ شریف کے پہلے سجادہ نشین ہیں)

2 — **سید شاہ حسن شریف قتال علیہ الرحمہ**
(آپ سید نورالعین علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے ہیں)

3 — **سید شاہ محمد اشرف علیہ الرحمہ**
(آپ خلف اکبر سید حسن علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں)

4 — **سید شاہ محمد علیہ الرحمہ**
(آپ سید شاہ محمد اشرف علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے ہیں)

5 — **سید شاہ حسین ثانی علیہ الرحمہ**
(آپ سید شاہ محمد علیہ الرحمہ کی پہلی زوجہ سے دوسرے نمبر کے صاحبزادے ہیں)

6 — **سید شاہ عبدالرسول علیہ الرحمہ**
(آپ شاہ حسین ثانی علیہ الرحمہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں)

7

سید شاہ نور اللہ علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ عبدالرسول علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں)

8

سید شاہ ہدایت اللہ علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ نور اللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں)

9

سید شاہ عنایت اللہ علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ ہدایت اللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں)

10

سید شاہ نذر اشرف علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ عنایت اللہ علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے ہیں)

11

سید شاہ محمد نواز علیہ الرحمہ

(چونکہ شاہ نذر اشرف علیہ الرحمہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس لئے آپ نے اپنے چچازاد بھائی جو سید شاہ ابوالفتح علیہ الرحمہ کی اولادوں میں سے ہیں ان کو سجادہ نشین بنایا اس طرح یہاں سے سجادگی شاہ حسین ثانی کی اولادوں سے نکل کر ان کے حقیقی بھائی شاہ ابوالفتح کی اولادوں میں آ گئی)

12

سید شاہ صفت اشرف علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ محمد نواز کے دوسرے صاحبزادے ہیں)

13

سید شاہ قلندر بخش علیہ الرحمہ

(چونکہ سید صفت اشرف علیہ الرحمہ کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے آپ نے اپنے حقیقی بھائی سید تراب علی کے صاحبزادے اور اپنے حقیقی بھتیجے کو سجادہ نشین بنایا)

14

سید شاہ منصب علی علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ قلندر بخش علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے ہیں)

15

سید شاہ اشرف حسین علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ منصب علی علیہ الرحمہ کے حقیقی بھتیجے اور سید سعادت علی کے صاحبزادے ہیں)

16

سید شاہ علی حسین المعروف اشرفی میاں علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ اشرف حسین علیہ الرحمہ کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں)

17

سید شاہ محمد مختار اشرف علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ علی حسین اشرفی میاں کے حقیقی پوتے اور سید احمد اشرف علیہ الرحمہ

کے صاحبزادے ہیں سید احمد اشرف علیہ الرحمہ اشرفی میاں کی حیات میں ہی وصال فرما چکے تھے اس
لئے آپ نے ان کے صاحبزادے اور اپنے پوتے کو سجادہ نشین بنایا)

18

سید شاہ محمد اظہار اشرف مدظلہ العالی

(آپ سید محمد مختار اشرف علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے ہیں
اور موجودہ سجادہ نشین ہیں)

خانوادہ اشرفیہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں

خانوادہ اشرفیہ حضرت عبدالرزاق نورالعین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں۔ اور حضرت عبدالرزاق نورالعین رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت عبدالرزاق نورالعین رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ تک درج ذیل نقشہ سے واضح ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی واضح ہوگا کہ خانوادہ اشرفیہ بیداغ جیلانی سید ہیں

الحصۃ الاولیٰ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ
(حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے)
حسن
حسین
محسن
دو صاحبزادیاں
حسن مثنیٰ
عبداللہ المحض
ابراہیم
حسن ثالث
محمد
ابراہیم
موسیٰ
یحییٰ
سلمان
ادریس
سید عبداللہ
موسیٰ
ان کے علاوہ مزید چار صاحبزادے

(جاری ہے)

12
(بقیہ حصہ)
داؤد
ان کے علاوہ چھ صاحبزادے
محمد
عبداللہ
محمد عابد
شہاب الدین
عبدالواحد
عبدالوھاب
عبدالرزاق
یحییٰ زاہد
عبدالقادر
احمد
موسیٰ
عبداللہ جیلی
ابوصالح موسیٰ جنگی دوست
عبدالوھاب
شیخ عبدالقادر جیلانی
(رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین)

13
﴿الحصۃ الثانیۃ﴾
سید عبدالقادر جیلانی
تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق جلی
ابوصالح ناصر
عبدالرحیم
اسماعیل
فضل اللہ
ابوموسیٰ یحییٰ
ابونصر محمد
عبدالقادر ثانی
عبداللہ
ظہیرالدین ابومسعود احمد
سیف الدین یحییٰ
شمس الدین محمد
(جاری ہے)

14
(بقیہ حصہ)
علاؤالدین علی
عبدالقادر
شمس الدین ابوعبداللہ محمد
بدرالدین حسن
بدرالدین حسین
شمس الدین محمد
ابوالعباس احمد
عبدالغفور حسن
عبدالرزاق نورالعین (رحمہم اللہ اجمعین)
(خانوادہ اشرفیہ انہی کی اولاد ہیں)

15
الحصۃ الثالثۃ
سید عبدالرزاق نورالعین
شاہ حسن
شاہ حسین
شاہ احمد
شاہ فرید
شاہ محمد اشرف
شاہ محمد
شاہ احمد
شاہ حامد
شاہ حسن ثانی
شاہ حسین ثانی
شاہ ابوالفتح
شاہ عبدالرحمن
شاہ احمد
شاہ محمد عثمان
شاہ نظام
شاہ مبارک
شاہ عزیز الرحمن
شاہ جمال الدین
شاہ منہاج الدین
(جاری ہے)
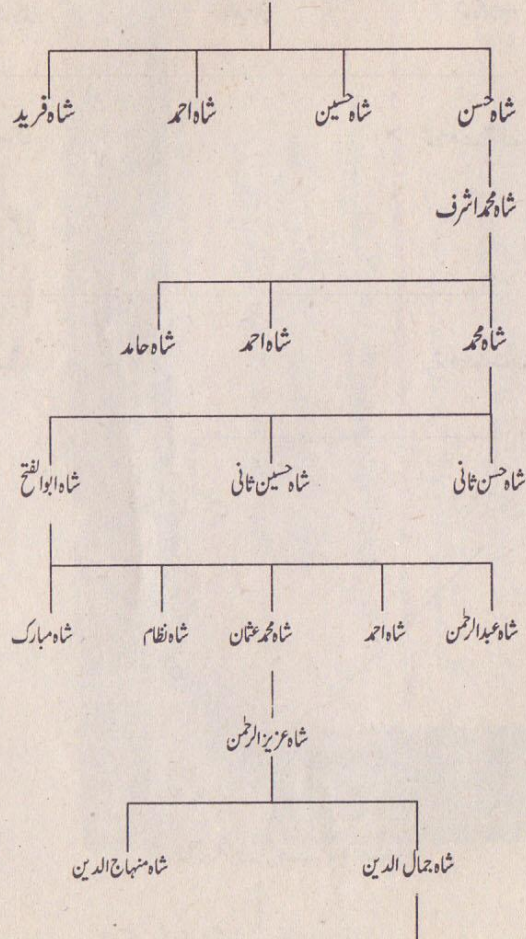
16
(بقیہ حصہ)
شاہ محمد غوث
شاہ محمد نواز
شاہ محمد مراد
شاہ محمد سجاد
شاہ تراب علی
شاہ صفت اشرف
شاہ قلندر بخش
شاہ منصب علی
شاہ سعادت علی
شاہ اشرف حسین
شاہ علی حسین
شاہ احمد اشرف
شاہ محمد مختار اشرف (رحمهم الله اجمعين)
شاہ محمد اظہار اشرف مدظلہ العالی
موجودہ سجادہ نشین درگاہ شریف کچھوچھہ بھارت

﴿ہم شبیہ غوث الثقلین اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ المعروف اشرفی میاں﴾

اعلیٰ حضرت کی ولادت باسعادت ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ ہے۔ حسنِ اتفاق دیکھیے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت میں بھی تین خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اوّل ۲۲ ربیع الثانی آپ کی ولادت ہے اور ربیع الثانی کا مہینہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے (گیارہویں کا مہینہ) لوگوں میں معروف ہے۔ یہ خدا کا اپنے بندوں پر ایماء ہے کہ میں نے آلِ غوث کو ماہِ غوث میں بھیجا ہے۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ وقت کے اعتبار سے اسی وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی جس وقت ہم سب کے آقا ﷺ نے اس دنیا میں قدم رنجہ فرمایا تھا گویا اشارہ ہے کہ میں نے ساعت رسول ﷺ میں آلِ رسول ﷺ کو معبوث کیا۔ تیسری خوبی یہ ہے کہ ولادت ۱۲۶۶ھ میں ہوئی۔ اِسے دو حصے میں کریں تو اوّل ۱۲ آئیگا اور بارہویں نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہے۔ دوسرا حصہ ٦٦ آئیگا۔ یہ اسم جلالت کا ابجد ہے۔ گویا آپ کی پیدائش بھی ایک کرامت ہے اور کیوں نہ ہو آپ فطری ولایت پر فائز تھے آپ کی عمر 4 سال 4 ماہ 4 دن کی ہوئی تو رسم بسم اللہ کا انعقاد کیا گیا۔ ایک سال کے عرصے میں آپ نے قرآن مجید مع ترجمہ ختم کیا۔

﴿غوث و خواجہ کی جھلک﴾

جن آنکھوں نے بھی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ آپ کی حقانیت کی گواہی دینے لگیں اور زبان حال سے کہنے لگیں کہ جن کی اولاد کا یہ عالم ہے ان کے جدّ امجد کا کیا عالم ہوگا۔ ان آنکھوں میں سے ایک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں تھیں۔ جنہوں نے دیکھا تو بے ساختہ بول پڑے کہ میں ان کے چہرے میں غوث وخواجہ کی جھلک دیکھ رہا ہوں اور بے ساختہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے زبان مبارک سے یہ شعر جاری ہوا۔

اشرفی اے رخت آئینۂ حسن خوباں
اے نظر کردہ پروردہ سہہ محبوباں

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک میں غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی جھلک کو دیکھنا خاندانی قرابت کی وجہ سے ہے اور خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کی جھلک دیکھنا روحانی قرابت کی وجہ سے ہے۔

حج بیت اللہ کی سعادت

اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی فضل وعنایت سے آپ نے چار مرتبہ یہ سعادت حاصل فرمائی اور ہر مرتبہ نعمت سعادت سے خاص طور پر بہرہ ور ہو کر تشریف لائے۔ جب آپ نے تیسرا حج ادا کیا اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی تو دل میں یہ امنگ تھی کہ کاش میرے سر پر نعلین شریف ہوتی۔اس خیال سے آپ روزانہ پائتانے کی طرف مراقبہ فرماتے اور درود شریف کا ورد کرتے۔ایک روز اسی اثنا نبی کریم ﷺ تشریف لاتے ہیں اور ایک ٹوپی پہنا دیتے ہیں۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال ہوا کہ کاش نعلین شریف ہوتی۔ جب مراقبہ ختم کیا اور سر پر ہاتھ پھیرا تو حقیقی طور ایک ٹوپی ہاتھ آئی جسکی دونوں سمت نعلین شریف کی شبیہہ تھی۔آج بھی یہ ٹوپی خاندان اشرفیہ میں محفوظ ہے۔ ہر سال ۲۸ محرم الحرام کو عرس مخدومی کے موقع پر اس کی زیارت کرائی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی دیکھنا نصیب فرمائے (امین)

کرامت

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت شاہ سید محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی مرحوم کے ہاں قیام فرماتے تھے چنانچہ ایک روز دو پہر کھانے کے وقت دستر خوان پر تقریباً ۲۵،۳۰ افراد کی موجودگی میں آپ نے اچانک سب سے مخاطب ہو کر فرمایا، فاتحہ پڑھو سب نے فاتحہ پڑھی اور بعد فاتحہ آپ نے فرمایا کہ بمبئی میں فقیر کے ایک مرید کا انتقال ہو گیا ہے اس کا جنازہ ابھی پڑھایا گیا ہے سب لوگ خاموش رہے۔ ایک گھنٹہ بعد ٹیلیگرام موصول ہوا اور حضرت کے مرید کے وصال کی خبر ملی۔

خلافت واجازت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو چشتیہ اشرفیہ، قادریہ اشرفیہ کے علاوہ مزید ۱۷ (سترہ) سلاسل سے اجازت وخلافت حاصل تھی۔

﴾ مسیحائے اشرفیت کا خالقِ حقیقی سے ملنے کی تیاری ﴿

ماہ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت ناساز ہوئی اور آہستہ آہستہ طبیعت بگڑتی گئی۔ یہاں تک کہ ۲۲ محرم الحرام کو آپ اپنے دولت خانہ سے خانقاہ حسنیہ سرکار کلاں تشریف لے آئے۔ پھر دوبارہ گھر تشریف نہیں لے گئے۔ عرس کی کاروائی شروع ہوئی تو آپ نے اپنے منظور نظر سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جگہ بیٹھایا۔ اسی طرح نماز کی امامت کے وقت بھی آپ مخدوم المشائخ کو آگے بڑھا دیتے تھے۔ طبیعت بدستور بگڑتی گئی۔ دنیا کے کونے کونے سے عقیدت مند آپ کی عیادت کے لئے آرہے تھے۔ ان حضرات میں کچھ خواص کی بھی جماعت تھی۔ ان میں مقتدر علمائے کرام بھی تھے مثلاً حضرت صدرالافاضل سید نعیم الدین اشرفی مرادآبادی، حضرت استاذ العلماء مفتی عمر نعیمی اشرفی اور حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا نام خصوصیت کے ساتھ آتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مہینہ آگیا جس مہینے میں خانوادہ اشرفیہ کو غم عظیم کا سامنا کرنا پڑا۔ جب رجب المرجب کی گیارہویں شب آئی تو آپ نے دوسرے پہر رات میں ذکر بالجہر کرنا شروع کیا۔ تمام حاضرین نے بھی آپ کے ساتھ ذکر کرنا شروع کردیا۔ در و دیوار سے بھی لاالٰہ الااللہ کی صدائیں آنے لگیں۔ اسی پر کیف ماحول میں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے خلدِ بریں میں پہنچیں۔

(ماخوذ از کتاب معارف سلسلہ اشرفیہ)

﴾ حضرت مخدوم المشائخ سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿

نمونہ ہیں فنا کا ہم تو تمثیل بقا تم ہو
تمہیں ہو زندۂ جاوید باقی مرنے والے ہیں

جب ہم چودھویں صدی کے آخری دہائیوں پر ایک سرسری نگاہ ڈالتے ہیں اور مسند ارشاد و تبلیغ پر بیٹھے ہوئے علماء و مشائخ کی شخصیات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے ایک ایسے داعئ برحق، مبلغ اسلام، مرشد کامل کی ہمہ گیر شخصیت اپنی بے شمار خوبیوں کے ساتھ ابھر کر سامنے آتی ہے۔ جسے بالاتفاق علماء و مشائخ نے اپنا سرتاج سمجھا اور بے شمار اہل علم و دانش نے جس کی بارگاہ فیض بار کی غلامی و کاسہ لیسی کو دنیا و آخرت کی سعادت کا سرمایہ تصور کیا۔ جس کے دربار دُربار میں کجکلاہانِ وقت نے اپنی جبین نیاز کو خم کرنے میں فخر محسوس کیا۔ جہاں بڑے بڑے علم و حکمت والوں نے دامن احتیاج پھیلایا۔ جس کی ایک نگاہ کیمیا اثر

نے کتنے گم گشتگانِ راہ کوراہ راست پر لا کھڑا کیا۔جس کی ولایت کی قطب وقت نے بچپن ہی میں بشارت دی کہ آپ پیدائشی ولی ہیں۔ جو ہر محفل کی شان اور ہر انجمن کی جان ۔ بلکہ جس کی ذات بذات خود ایک انجمن تھی۔وہ جہاں جلوہ آراء ہوتے خلق خدا ٹوٹ پڑتی ۔جس کے جمال جہاں آراء کے دیدار کیلئے لاکھوں مشتاقانِ دید آپس میں لڑنے بھڑنے کو تیار ہوجاتے۔جس نے قریہ قریہ،بستی بستی،گھوم کردین مصطفوی ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ جسے اپنوں نے مردحق شناس،مرشد کامل،زہدوورع کا پیکر،رب تعالیٰ کی نشانی،رسول کریم ﷺ کا معجزہ اورسرکار کلاں سے یاد کیا۔اورغیروں نے بھگوان کا دیوتا و اوتار تصور کیا۔

پاکیزہ زندگی کی ایک جھلک

بزرگوں نے ایک مرشد کامل کیلئے جن اوصاف کوضروری قرار دیا ہے، وہ حضور سرکار کلاں علیہ الرحمۃ والرضوان میں بدرجہ اتم موجود تھے۔

شریعت کی پاسداری

اتباع شریعت کا جونمونہ آپ نے پیش فرمایا ہے۔اس کی مثال ماضی قریب میں نہیں ملتی۔اپنی ۸۴ سالہ زندگی میں بھی کوئی خلاف شرع کام نہیں کیا۔آپ کی حیات کا ایک ایک لمحہ اتباعِ سنت میں گزرتا تھا۔ بچپن سے لیکر جوانی اور جوانی سے عمر کی آخری سانس تک کوئی قدم سنت مصطفےٰ ﷺ کے خلاف نہ اٹھایا۔

ایام طفولت

بچپن ہی سے بچوں کے ساتھ کھیل کوداور تماشوں سے باز رہتے تھے۔صلحاء علماء کی محفلوں میں جانااوران کی باتوں کودلچسپی کے ساتھ سننا آپ کے بچپن کی عادتوں میں داخل تھا۔جب ۶ سال کی عمر تھی تو آپ اپنے دادا قطب ربانی،محبوب ربانی حضور اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رمضان شریف کے مہینے میں تراویح کی نماز کے لئے چلے جاتے اور مسجد میں بیٹھ کر تراویح کی نماز ختم ہونے تک جھومتے رہتے۔ اس کے علاوہ پانچوں وقت کی نماز میں بھی اپنے دادا حضور محبوبِ ربانی کے ہمراہ شریک ہوتے تھے۔حضور سیدی ومرشدی سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات کوجس زاویہ سے دیکھیں شریعت مصطفوی ﷺ کے اتباع کی کامل تصویر نظر آئیگی۔فرائض و واجبات سنن ومستحبات پر پابندی کے علاوہ سفر میں بھی کبھی اپنے اورادووظائف اور معمولات میں فرق آنے نہیں دیتے۔ضعف ونقاہت کا عالم ہے اٹھنے بیٹھنے کی سکت نہیں ہے۔گھٹنوں

میں سخت تکلیف ہے مگر قربان جائیئے ان کی قوت ارادی اور بے پناہ جذبہ اطاعت الٰہی پر کہ جیسے ہی نماز کا وقت آیا نماز کیلئے کھڑے ہو گئے۔اب اطمنان سے رکوع و سجود بھی کر رہے ہیں، قیام وقعود بھی ہو رہا ہے۔جیسے کوئی تکلیف ہی نہ ہو۔

ایک مرتبہ عرس مخدومی کے موقع پر ''خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں'' کی ''مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی'' میں آپ نے عرس کے زائرین، متوسلین و معتقدین سلسلہ کی نماز جمعہ کی امامت فرمائی مجمع کافی تھا وسیع و عریض دو منزلہ مسجد کے علاوہ صحن خانقاہ تک جماعت میں لوگوں کی بھیڑ تھی۔اتفاق ایسا ہوا کہ بے خیالی میں محراب مسجد کے اندر دونوں قدموں کو اندر رکھ کر نماز پڑھا دی۔اور مسلہ یہ ہے کہ اگر امام تنہا محراب مسجد میں کھڑا ہو تو کم سے کم وہ دونوں قدموں کی ایڑیوں کی محراب سے باہر رکھ کر نماز پڑھائے ورنہ نماز مکروہ تنزیہی ہوگی۔مصلے پر کھڑے ہوتے وقت آپکو خیال نہیں رہا کہ دونوں قدم اندر ہیں۔نماز کے بعد آپ نے اعلان کروادیا کہ نماز مکروہ ہوئی اس لئے نماز دوبارہ پڑھی جائے گی، اور دوبارہ نماز پڑھائی۔اس کے بعد ایک محفل میں آپ نے ارشاد فرمایا ''نماز تو مکروہ تنزیہی ہوئی تھی، فتویٰ کے مطابق لوٹانا ضروری نہیں تھا شاید کوئی مفتی صاحب ہوتے تو دہراتے بھی نہیں'' اس سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ فتویٰ اور ہوتا ہے اور تقویٰ اور۔فتویٰ پر تو سبھی عمل کر لیتے ہیں مگر تقویٰ پر عمل کرنا سب کے بس کی بات نہیں کیونکہ اس کے لئے بے نفسی چاہیئے جو محض فضل الٰہی سے مل سکتی ہے اور اس کے بغیر تقویٰ کا حصول ممکن نہیں۔

﴿حقوق العباد کی حفاظت﴾

حقوق العباد کا مسلہ نہایت اہم ہے۔حقوق اللہ کی ادائیگی میں اگر کہیں کوتاہی ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے معاف فرمادے۔حضور سیدی مرشدی سرکارکلاں قدس سرہ نے لوگوں سے ہمیشہ اپنے معاملات کو صاف رکھا اور اپنے متعلقین و معتقدین اور عام مسلمانوں کو اس کی ہمیشہ ترغیب دی کہ کبھی کسی سے حقوق العباد میں کوئی کوتاہی واقع نہ ہو۔آپ اپنی نشستوں میں اکثر فرمایا کرتے تھے! ''حقوق العباد'' ہی میں لوگوں کی گاڑی زیادہ پھنستی ہے۔بہت مشکل ہے، یہ کوئی آسان بات نہیں ہے کہ آدمی حقوق العباد سے بچ پائے۔باقی رہے حقوق اللہ، رب تعالیٰ کے فضل و کرم پر ہے جسے چاہے معاف کردے۔اللہ اپنا فضل فرمائے۔

غالباً ۱۹۷۲ء کی بات ہے کہ آپ جب زیارت حرمین طیبین کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے

ہمراہ بہت سے عقیدت مندوں نے بھی حرمین شریفین جانے کا قصد کیا۔ اتفاق سے ان دنوں حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ بھی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے ہمراہ بھی آپ کے بہت سے عقیدت مند موجود تھے۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران جب یکے بعد دیگرے سب لوگ مسجد نبوی ﷺ میں جمع ہوتے تو آپ مصلئ امامت پر کھڑے ہوتے اور سب کو نماز پڑھاتے اور حضور مفتی اعظم اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ آ کر جماعت میں شریک ہوتے۔ ایک دن آپ نے بہت اصرار کیا کہ مفتی صاحب امامت فرمائیں۔ مگر مفتی اعظم نے جواب دیا کہ! ''میرے لئے اس سے بڑھکر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ ایک آلِ رسول ﷺ کی اقتدا میں حرم نبوی ﷺ میں چند اوقات کی نماز ادا کرنے کو مل جائے''۔

﴿غلامانِ اشرف کیلئے سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ کی آخری نصیحت﴾

سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ دنیاوی حیات کے آخری ایام میں عقیدت مندوں کے اسرار پر کہیں تشریف لے بھی گئے تو یہی ارشاد فرما کر واپس آئے۔ میں اب سفر کے قابل نہیں رہ گیا ہوں۔ ضعف حد سے زیادہ ہے۔ میں تو اب آخری سفر کی تیاری کر رہا ہوں۔ یہ میرا آخری سفر ہے۔ میں تمہیں آخری نصیحت کرتا ہوں۔ جس کو تم میری طرف سے وصیت سمجھو اگر تم نے اس پر عمل کیا تو انشاء اللہ تعالیٰ راہ راست سے نہیں بھٹک سکتے۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ ہمارے اور تمہارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سچا عشق اپنے سینے میں لئے رہو۔ شاتمانِ رسول ﷺ و گستاخانِ رسول ﷺ سے دور و نفور رہو اور بالخصوص اس دورِ پُر آشوب میں ایک نئے فتنے کے روپ میں دشمنانِ سادات و گستاخانِ آلِ رسول ﷺ نکلے ہوئے ہیں۔ ان کے دامِ فریب میں نہ آؤ اور اولیاء اللہ سے اپنی عقیدت جمائے رکھو۔ خدا تمہیں سلامت رکھے۔

(اززبان فیض ترجمان سرکار کلاں قدس سرہ بہ موجودگی اساتذہ جامع اشرف ۱۴۱۷ھ)

تمام حضرات سے التماس ہے کہ جناب شفیق صاحب (مرحوم) کی مغفرت
کی دعا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں
از طرف وسیم کریانہ اسٹور
رحمت چوک سیکٹر 11-1/2 اورنگی ٹاؤن کراچی

﴿کرامات﴾

(۱) ہالینڈ کے جناب حاجی عبداللہ اشرفی جو آپ کے مرید ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میری صاحبزادی سخت بیمار تھی اور میں ڈاکٹروں کے علاج سے تنگ آ چکا تھا۔ آخر میں ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کے گردے کا آپریشن کروانا ہوگا اور جیسی اس کی حالت ہے اس سے اس کے بچنے کی امید بالکل نظر نہیں آتی۔ میں بالکل مایوس ہو چکا تھا۔ ایک دن بچی کی حالت بہت بری ہو چکی تھی، بستر پر لوٹ رہی تھی اور کسی کروٹ اسے چین نہیں آ رہا تھا گھر کے لوگ بھی اس کے پاس بیٹھے رو رہے تھے میں نے ناامیدی کے عالم میں آبدیدہ ہو کر اپنی اہلیہ سے کہا کہ اب اس کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آتا کہ ہم اپنے پیرومرشد کی روحانیت پر بھروسہ کریں اور اس پریشانی کی گھڑی میں انہیں سے فریاد کریں یقیناً وہ ہماری فریاد سنیں گے۔ ہم نے اپنے پیرومرشد حضور سرکارکلاں کی جانب لو لگائی اور اپنی بپتا سنائی تو اچانک میں نے دیکھا کہ آپ سرکارکلاں رحمۃ اللہ علیہ کمرے میں تشریف فرما ہیں اور اپنے عصا مبارک کے اشارے سے فرما رہے ہیں۔ میرے عزیز۔ گھبرانے کی بات نہیں ابھی تھوڑی دیر میں تمہاری بچی صحیح ہو جائے گی۔ یہ فرما کر آپ روپوش ہو گئے۔ خدا گواہ کہ پلک جھپکتے ہی اچانک میری بچی جو بستر پر تھوڑی دیر پہلے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی، تڑپ رہی تھی اٹھ کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی کہ میری ساری تکلیف ختم ہو گئی۔ ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے میرے سارے درد کو کھینچ لیا ہو اس کے بعد میری بچی کی صحت دن بدن اچھی ہوتی گئی اور بحمدہٖ تعالیٰ اب بالکل صحت مند و تندرست ہے یقیناً یہ میرے پیرومرشد کی کرامت اور بہت بڑا کرم ہے کہ آن کی آن میں عالم مشاہدہ میں اپنے وجودِ ظاہری کے ساتھ کچھوچھہ شریف کی سرزمین سے ہالینڈ پہنچ کر چشم زدن میں اپنے ایک بلکتے ہوئے مرید کی حاجت روائی فرمائی اور نئی زندگی عطا فرمائی۔

(۲) ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دور حکومت میں پاکستان کے بہت سے علمائے کرام کو قید کیا اور ایک رات اپنے وزراء کو حکم دیا کہ کل صبح ہونے سے پہلے پہلے ان علماء کو قتل کر دیا جائے۔ لوگوں کو بڑی بے چینی ہوئی۔ اتفاق سے ان دنوں حضور سرکارکلاں رحمۃ اللہ علیہ اسلام آباد میں علامہ سید شاہ ابوالبرکات اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں مقیم تھے۔ سی، آئی، ڈی محکمہ میں حضرت کا ایک مرید بھی تھا۔ اس نے ۱۱ بجے رات کو آپ کے پاس پہنچ کر یہ تشویش ناک خبر سنائی۔ یہ خبر سن کر آپ ۱۲ بجے رات ہی اپنے کچھ عقیدت مندوں کو لے کر حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے۔ سب کو آپ

نے باہر چھوڑ دیا اور خود اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند فرما دیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ کل صبح ہوتے ہی سارے علماء رہا ہو جائیں گے اور بھٹو خود پھانسی کی سزا میں گرفتار ہوگا چنانچہ صبح ہوتے ہی یہ خبر پورے پاکستان میں آگ کی طرح پھیل گئی کہ بھٹو گرفتار ہوگیا۔ اور آپ نے جو فرمایا تھا وہی ہوا۔ بھٹو کو پھانسی کی سزا ہوئی

وصال

آسمان ولایت کا یہ درخشاں ستارہ پون صدی سے زیادہ عرصے تک اپنی ایمانی و عرفانی کرنوں سے ایک عالم کو جگمگا تا ہوا ۹ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات بوقت ا بجے دن کو یہ کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

سورج ہوں زندگی کی رمق چھوڑ جاؤنگا گر ڈوب بھی گیا تو شفق چھوڑ جاؤنگا

اجماع کردہ اند ہمہ صاحب نظر
در آلِ اشرفی گشتہ بزرگ تر

بس ہمچناں اے سید مختار اشرفی
بعد اشرفی بزرگ توئی قصہ مختصر

(ماخوذ از کتاب سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت مرشد کامل) (از علامہ سلیمان اشرفی بھاگل پوری)

حضرت شیخ اعظم سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی (سجادہ نشین سرکار کلاں)

حضرت مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت شیخ اعظم سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی حسب دستور منصب سجادگی پر فائز ہوئے اور وابستگان سلسلہ کو رشد و ہدایت سے منور فرما رہے ہیں۔ ۶ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ م ۱۹۳۵ء کو مقام کچھوچھہ شریف میں ولادت باسعادت ہوئی۔ اس موقع پر آپ کے پردادا قطب ربانی شیخ المشائخ مرشد الانام اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ (متوفی ۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ) مدینہ منورہ میں تھے اور آپ کے ہمراہ آپ کے مرید و خلیفہ مولانا محمد یونس نعیمی اشرفی بھی تھے کہ اچانک اعلیٰ حضرت اشرفی میاں مسکرائے اور فرمانے لگے ''یونس میرے یہاں پوتا ہوا ہے'' مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ حیرت میں تھے اور دل میں سوچ ہی رہے تھے کہ کوئی تار آیا نہ خط۔ آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ کہ تھوڑی دیر

بعد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے مسکرا کر فرمایا "میاں فقیروں کو کسی تار یا خط کی ضرورت نہیں ہوتی"۔ پھر آپ نے مواجہہ اقدس پہ حاضر ہو کر سرکار کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا کہ فقیر نے اس کا نام "اظہار اشرف" رکھا ہے۔اس سے اشرف کے نام کا خوب خوب اظہار ہو اور سلسلہ اشرفیہ کو ان کی ذات سے فروغ حاصل ہو۔ ابتدائی تعلیم مکتب اشرفیہ کچھوچھہ شریف میں حاصل کی پھر جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں کچھ دنوں تک عمدۃ الفقہاء مفتی حبیب اللہ اشرفی نعیمی کے حلقہ درس میں شامل رہے اور آخر میں الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور) جس کے بانی حضرت اشرفی میاں ہیں، میں تمام علوم وفنون کی تکمیل سے فراغت حاصل کی۔آپ کے اساتذہ میں اس وقت کی نامور ہستیاں جن میں عمدۃ الفقاء مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا یونس نعیمی اشرفی، حافظ ملت جلالۃ العلم مولانا عبد العزیز اشرفی مراد آبادی، امام المعقولات مولانا سلیمان اشرفی بھاگلپوری، مفکر اسلام حضرت علامہ حافظ عبد الرؤف مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔تکمیل علوم کے بعد ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۰ء تک آپ نے جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں فی سبیل اللہ تدریسی خدمات انجام دیں۔خانقاہ اشرفیہ کی تعمیر وتوسیع اور سلسلہ عالیہ اشرفیہ کی ترویج کیلئے اپنے والد ماجد قطب زماں عارف باللہ سیدنا ومولانا الحاج سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ النورانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے حکم کے بموجب تدریسی خدمات کا سلسلہ منقطع فرما کر تبلیغ وارشادِ اَنام میں مشغول ہوئے۔اولاً اپنے والد ماجد قدس سرہ سے سلسلہ قادریہ چشتیہ میں بیعت ہوئے پھر سلسلہ منوریہ معمریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، اویسیہ کی خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔ ۴۷ سال تک ولیعہد سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کے منصب عالی پر فائز رہے۔۲ جنوری ۱۹۹۷ء کو اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد مسند سجادگی پر متمکن ہوئے آپ کے والد ماجد مخدوم المشائخ مولانا الحاج سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین کے فاتحہ چہلم کے موقع پر تمام اہل خاندان اشرفیہ حسنیہ، حسینیہ واحمدیہ وعلماء ومشائخ ومریدین ومعتقدین سلسلہ عالیہ اشرفیہ کے سامنے علی رؤس الاشہاد مجمع عام میں تاج ودلق وعمامہ آپ کے سر پہ رکھا گیا اور سب نے باتفاق آپ کو سجادہ نشین خانقاہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں وجانشین سرکار کلاں بسر وچشم قبول کیا اور محضر نامہ بابت سجادہ نشینی سرکار کلاں میں دستخط کئے

اور بکمال اعزاز معانقہ ومصافحہ کیا اور تہنیت پیش کی۔اپنے والد ماجد عارف کامل مخدوم المشائخ سیدنا الحاج مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ کی توجہات وعنایات روحانیہ اور قطب ربّانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں سے آپ مصدر محاسن وکمالات ظاہریہ وباطنیہ

اور منبع فیوض اشرفیہ بن گئے۔ ایک عالم آپ کے فیضان ارشاد و تبلیغ سے بہرہ مند ہوا اور بحمدہ تعالیٰ آج بھی لوگ اشرفی فیضان سے مستفیض ہونے کے لئے آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ ملک و بیرون ملک میں ہزاروں کی تعداد میں آپ کے مریدین و معتقدین موجود ہیں۔ یوں تو خدا نے آپ کو حسن ظاہری کے ساتھ ساتھ بے شمار محاسن و کمالات کا حسین مرقع بنایا ہے اور صاف گوئی، راستبازی، خودشناسی، منکسر المزاجی، حق گوئی، بلند خیالی، اعلیٰ ظرفی، عفوودرگزری، خیر خواہی و غمگساری، بروباری و معاملہ فہمی اور جہد مسلسل و جان سوزی جیسے گونا گوں اوصاف آپ کے اندر نمایاں ہیں۔ مگر آپ کی وہ خصوصی صفت جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے وہ ہے ''تعمیر ملتِ اسلامیہ'' آپ کا سارا تحریکی عمل اور ساری کوششیں اسی ایک مرکزی نقطہ کے گرد گردش کر رہی ہیں۔ آج کے اس روایتی دور میں جبکہ عموماً مشائخ وقت اس مرکزی نقطے سے غافل ہیں یا اسے نظر انداز کر رہے ہیں، آپ کا جذبہ اخلاص اور لائحہ عمل قوم و ملت کے لئے ایک بے بہا نعمت ہے۔ آپ کے تبلیغی دورے اور سنیت کی اشاعت کے لئے بد مذہبوں، وہابیوں اور گمراہوں سے مقابلے یقیناً آپ کی عظیم خدمات ہیں مگر غریب ملت اسلامیہ کی آنے والی نسلوں کو انکی ہدایت کے لئے جو عظیم سرمایا ''جامعہ اشرف'' دے رہے ہیں وہ رہتی دنیا تک ختم ہونے والا نہیں۔ ۱۹۷۸ء میں نونہالان ملت کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے والد ماجد قدس سرہ کے حکم سے ایک عظیم مرکزی دینی درسگاہ بنام ''جامع اشرف'' خانقاہ شریف ہی میں قائم فرمائی جس میں ملک کے ذی استعداد اور نامور اساتذہ کی تدریسی خدمات حاصل کیں۔ جہاں سے ہر سال علماء و فضلاء اور حفاظ کی ایک جماعت نکلتی ہے اور اس کے فارغین علماء آج ملک و بیرون ملک میں دین و ملت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مولا تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت صاحب کے ذریعے فیض مخدومی سے ہم سب کو سرشار فرمائے اور ان کا سایہ عرصہ دراز تک ہم سبھوں پر قائم رکھے (امین)

(ماخوذ از ''شجرہ شریف کتابی (ہندوستان)

تمام حضرات سے التماس ہے کہ میرے والد و میری والدہ
جناب محمد عبدالغفار اشرفی (مرحوم) ومحترمہ زبیدہ بیگم (مرحومہ)
کی مغفرت کی دعا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں
ازطرف محمد آفتاب عالم اشرفی

﴿ قائد ملت شیخ طریقت مولانا الحاج سید شاہ محمود اشرف اشرفی الجیلانی (ولیعہد سجادہ نشین) ﴾

(آستانہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں)

آپ کی ولادت ۷ جولائی ۱۹۶۴ء کو کچھوچھہ مقدسہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مکتب جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ سے حاصل کی۔ کچھ دنوں تک جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں زیر تعلیم رہے پھر جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ مقدسہ میں رہ کر علوم اسلامیہ اور درس نظامیہ کی تعلیم سے فارغ ہوئے۔ اور ۲۷ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ کو عرس مخدومی کے مبارک موقع پر اپنے جدامجد عارف باللہ مخدوم المشائخ مولانا الحاج سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین قدس سرہ اور اکابر مشائخ خانوادہ اشرفیہ کے مقدس ہاتھوں سے دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے۔ سندِ فراغت کے بعد ایک سال جامع اشرف ہی میں فی سبیل اللہ تدریسی فرائض انجام دیئے۔ پھر تدریس سے سبکدوشی اختیار کر کے اپنے والد ماجد شیخ اعظم سیدنا و مولانا الحاج سید شاہ محمد اظہار اشرف الجیلانی مدظلہ النورانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے دستِ حق پر سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، اشرفیہ میں بیعت ہوئے۔ اور سلسلہ عالیہ قادریہ منوریہ، معمریہ کی اجازت و خلافت اپنے جدامجد مخدوم المشائخ سرکارِ کلاں قدس سرہ سے آستانہ محبوب الٰہی میں حاصل کی اور خلق خدا کی رہنمائی اور رشدو ہدایت میں مصروف ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں کا حامل بنایا ہے۔ علم و بردباری، تواضع و ملنساری، اپنے مشائخ کی امانت کی پاسداری، حق گوئی و بے باکی اخلاص و خود آگہی ہمدردی و غمخواری، اور ایسے بہت سے اوصاف حمیدہ جو خدا تعالیٰ نے آپ کے اندر ودیعت فرمائے ہیں۔ اپنے بزرگوں کے مشن کی ترویج و اشاعت میں شب و روز مصروف رہتے ہیں۔ آپ کی ہر فکر و نظر کا مرکزی نقطہ اپنے مشائخ کے مشن کا فروغ و استحکام ہے۔ اس سلسلے میں آپ کسی رکاوٹ کی پرواہ کئے بغیر ساری سنگلاخ زمینوں کو پامردی اور حوصلہ مندی سے طے فرماتے ہوئے، اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں، اور بڑی ہی خاموشی اور استقلال کے ساتھ مخدومی مشن میں آنے والی تمام رکاوٹوں اور مخالفتوں کا قلع قمع کررہے ہیں۔ اخلاص و بے نفسی آپ کی ایسی نمایاں خصوصیت ہے۔ جس نے آپ کو تحصیل سیم و زر سے بے نیاز کردیا ہے۔ آپ کی خداداد ذہنی و فکری صلاحیت اور تحریکی فکر و عمل سے ایوان باطل میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ کے جدامجد مخدوم المشائخ سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ آپکو بے حد چاہتے تھے۔ اپنے آخری سفر کے ایام میں اپنے محبوب پوتے کی غیر موجودگی آپ پر بہت شاق گزرتی تھی بار بار فرماتے کہ محمود میاں کو بلواؤ۔ مجھے ان سے ضروری باتیں کرنی ہیں۔ اس قسم کے جملوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ کو اپنے سعید پوتے پر کس قدر اعتماد تھا۔ اور آپ انہیں کس قدر محبوب رکھتے تھے۔ اس سے بڑھکر اس کی اور کیا دلیل ہوسکتی

ہے کہ اپنے وصال سے پہلے آپ نے جو وصیت نامہ تحریر فرمایا تھا اس میں یہ بھی تحریر فرمادیا تھا میری فاتحہ سوئم اور چہلم کے سارے انتظامات محمود میاں ہی سنبھالیں گے۔ ان کو میں نے سب کچھ سمجھا دیا ہے۔ اور بحمدہ تعالیٰ آپ کے فرمان کے مطابق اتنے عظیم کام کو آپ نے بحسن خوبی انجام دیا۔ اپنی مجلسوں میں جہاں بھی خانقاہ جامعہ اشرف کی بات آتی تھی تو آپ فرماتے تھے کہ اظہار میاں نے اپنی پوری عمر خانقاہ ومدرسہ کیلئے وقف کردی ہے اور انہی کی محنت سے خانقاہ ومدرسہ کا تعمیری کام اتنے عروج کو پہنچا ہے۔ مگر ان کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ یہ بات کہتے ہوئے آپ غمزدہ ہو جاتے مگر فوراً ہی یہ ارشاد فرماتے تھے کہ محمود میاں میں کافی تدبر وصبر اور ہمت ہے۔ مجھے اعتماد ہے کہ یہ سب ذمہ داریاں وہ سنبھال لیں گے اور امید ہے کہ اپنے والد کے منصوبوں کو تکمیل تک پہنچادیں گے۔

ڈاکٹر سید مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم عالیہ (پاکستان) حضرت سرکارکلاں رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی ایک ملاقات کی گفتگو نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے (حضرت مخدوم المشائخ کے) دادا نے اپنے ولی عہد کے ولیعہد کو دیکھا تھا اور اب میں نے اپنے ولیعہد کے ولیعہد کو نہ صرف دیکھا بلکہ اس کا مثبت کام بھی دیکھا ہے اور اب میں دنیا سے پرسکون جا رہا ہوں کہ خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں محفوظ ہاتھوں میں ہے پھر حضرت سرکارکلاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اظہار میاں (۶۰) ساٹھ سال کے ہو گئے ہیں اور یہ بھی دل کے مریض ہیں لیکن میرا پوتا اور اظہار میاں کا جانشین ماشاء اللہ ہونہار ہے، عالم ہے، فاضل ہے، مدبر ہے، نوعمر ہے اور بڑے صبر والا ہے، صحیح حسینی کیفیات کا حامل ہے۔

چونکہ حضرت سید شاہ محمود اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم ولی عہد سرکارکلاں کی ہر فکر ونظر کا مرکزی نقطہ اپنے مشائخ کے مشن کا فروغ واستحکام ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ نے عالمی سطح پر ''غوث العالم اکیڈمی'' کا قیام عمل میں لایا تاکہ غلامانِ اشرف ایک پلیٹ فارم پر متحد اور یکجا ہوں اور وہ اپنے مشائخ کی تعلیمات سے آگاہ ہوں اور تمام برادرانِ اشرفی آپس میں محبت ویکجہتی سے مل کر مخدومی مشن کو عام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ''غوث العالم اکیڈمی'' کی ایک شاخ آپ کے اورنگی ٹاؤن میں بھی قائم کیا۔

مولیٰ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام اشرفی برادران کی طرف سے یہ دعا ہے کہ ولی عہد صاحب سجادہ آستانہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کی ذات گرامی کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رہے اور آپ کی ذات سے سلسلہ عالیہ اشرفیہ کو فروغ واستحکام حاصل ہو اور مخدومی ڈنکا چہار دانگ عالم میں بجتا رہے۔ امین

(ماخوذ از شجرہ کتابی کچھوچھہ شریف (ہندوستان)

پیغام تمام اشرفیوں کے نام

تمام اشرفی بھائیوں سے گزارش ہے کہ "جامع اشرف" جو کہ کچھوچھہ مقدسہ میں واقع ہے مخدومی مشن کا منفرد اور پہلا نقیب ہے۔ جو سلسلہ اشرفیہ کے علمی کارناموں کا ضامن ہے۔ اس کے بازوؤں کو مضبوط کرنے اور ہر موقع پر اس کا خیال رکھنے کیلئے غوث العالم اکیڈمی (اورنگی ٹاؤن) کو قائم کیا گیا ہے تاکہ آپ سے آپ کے عطیات، فطرات، چرم قربانی، زکوٰۃ کو جامع اشرف تک پہنچائے۔ کیا آپ نہیں چاہتے؟ کہ جامع اشرف مضبوط ہو۔ کیا آپ نہیں چاہتے؟ کہ آپ کا عطیہ جامع اشرف تک پہنچے۔ کیا آپ نہیں چاہتے؟ کہ آپ کا نام ہمیشہ آپ کے بزرگوں کے سامنے ہو اور آپ ان کی دعاؤں سے مستفیض ہوں۔ اگر ان تمام کا جواب آپ کی طرف سے ہاں میں ہو تو آیئے، غوث العالم اکیڈمی سے تعاون کیجئے اور اپنی عطیات، صدقات، فطرہ، زکوٰۃ و چرم قربانی "غوث العالم اکیڈمی" میں جمع کرائیں۔

منجانب:- غوث العالم اکیڈمی سلسلہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں اورنگی ٹاؤن کراچی

خوشخبری ہی خوشخبری

ترجمہ قرآن

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ۷۲۷ھ میں حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے اپنے دست مبارک سے قرآن کریم لکھا اور اس کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ صاحب سجادہ حضرت سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم عالیہ کی دلی خواہش پر ان دنوں اس کا اردو ترجمہ بنام اشرف البیان وتفسیر بنام اظہار العرفان کا کام تیزی سے اورنگی ٹاؤن میں جاری ہے۔

لطائف اشرفی

بحمدہ تعالیٰ حضرت مخدوم اشرف سمنانی قدس سرہ کے ملفوظات و حالات پر مشتمل شہرہ آفاق کتاب "لطائف اشرفی" جو کہ فارسی میں تھی۔ مخدوم المشائخ حضرت سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر اس کا اردو ترجمہ آپ کے خلیفہ مجاز جناب نذر اشرف شیخ محمد ہاشم رضا اشرفی صاحب دامت برکاتہم عالیہ نے کروایا ہے۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ جو کہ مکمل ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔ مولیٰ تبارک تعالیٰ حضرت شیخ ہاشم رضا اشرفی صاحب کی ان کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور انہیں صحت وتندرستی عطا فرمائے اور ان کا سایہ عرصہ دراز تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ (آمین)

﴾مکتوباتِ اشرفی وتحقیقاتِ عشق﴿

غوث العالم تارک السلطنت، محبوب یزدانی حضرت مخدوم میر اوحدالدین سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے مکتوبات جو آپ نے مختلف اوقات میں علماء والمشائخ اور سلاطین کے نام تحریر فرمائے۔ یہ مکتوبات فارسی میں تھے۔ صاحب سجادہ حضرت سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم عالیہ کے ارشاد پر اس کا اردو ترجمہ آپ کے خلیفہ علامہ سید شاہ ممتاز اشرفی دامت برکاتہم عالیہ نے کیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کتاب "تحقیقات عشق" جو فارسی میں تھی اس کا بھی ترجمہ کیا۔ مکتوبات اشرفی دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ جناب علامہ سید شاہ ممتاز اشرفی صاحب ایک ذی علم باعمل شخصیت ہیں آپ نے بڑی عقیدت ومحبت اور محنت سے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو علمی و دینی حلقوں میں اور اندرون اور بیرون ملک بہت پسند کیا گیا ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ مولیٰ تبارک تعالیٰ بطفیل سیدنا جیلانی و اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے علم میں اضافہ فرمائے اور اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

نوٹ :۔ یہ دونوں کتابیں بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔

تمام حضرات سے التماس ہے کہ

جناب سید علی رضا (مرحوم)، مکینہ خاتون (مرحومہ)، فیروزہ خاتون (مرحومہ)

کی مغفرت کی دعا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

از طرف فریدہ خاتون اشرفی

تمام حضرات سے التماس ہے کہ

جناب نذیر احمد (مرحوم) اور جناب نسیم احمد (مرحوم)

کی مغفرت کی دعا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

از طرف معین احمد اشرفی

تمام حضرات سے التماس ہے کہ

جناب حاجی احمد حسین (مرحوم) جناب عبدالرحیم (مرحوم)

کی مغفرت کی دعا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

تفسیر
اظہار العرفان

۱ سورہ فاتحہ مکی بھی ہے اور مدنی بھی کیونکہ مکہ مکرمہ میں فرض صلوۃ اور مدینہ منورہ میں تحویل قبلہ کے موقع پر نازل ہوئی۔ اس میں سات آیات، ۲۵ کلمات اور ۱۲۳ حروف ہیں۔ (غرائب القرآن)

۲ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم الحمد للہ رب العالمین پڑھو گے تو بیشک تم نے اللہ کا شکر ادا کیا اس لئے اللہ تمھیں اور زیادہ دیگا۔ (ابن جریر)

۳ رحمن فعلان کے وزن پر ہے اور رحیم فعیل کے وزن پر ہے اور یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں یعنی بہت رحم فرمانے والا۔ حضرت عزری فرماتے ہیں کہ اللہ رحمن جمیع خلق کیلئے ہے اور رحیم خاص مؤمنین کیلئے ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رحمن سے مراد رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (دنیا اور آخرت میں رحم فرمانے والا) ہے اور رحیم سے مراد رَحِيْمُ الْاٰخِرَةِ (آخرت میں رحم فرمانے والا) ہے جو صرف ایمان والوں کیلئے ہے۔ (ابن جریر)

۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یوم حساب یعنی قیامت کا دن ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس دن مجازی بادشاہ بھی نہ ہوگا۔ (ابن جریر)

۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کا مطلب یہ ہے کہ ہم تجھے ایک مانتے ہیں، تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تجھ ہی سے امید رکھتے ہیں اے ہمارے رب تیرے سوا کسی سے نہیں اور وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا مطلب یہ ہے کہ ہم تیری اطاعت میں اور اپنے تمام امور میں تیری ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ (ابن جریر) ۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم سے مراد قرآن ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اسلام ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ اے محمد ﷺ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھیے یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ اللہ نے طریق ہادی کے بارے میں الہام کیا ہے اور وہ اللہ کا دین ہے جس میں کوئی کجی نہیں ہے۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد رسول ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھی یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا راستہ ہے۔ (ابن جریر) بیشک مؤمن جب اللہ تعالیٰ کو دلیل واحد سے پہچان لیتا ہے تو اسکی نظر میں ممکنات کی اقسام میں کوئی موجود ایسا نہیں ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے وجود، علم، قدرت، جود، رحمت اور حکمت پر دلائل نہ ہوتے ہوں اور کبھی دین انسان دلیل واحد سے صحیح ہوتا ہے اور وہ باقی دلائل سے غافل رہتا ہے اس لئے مؤمن کا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہنا یہ معنی رکھتا ہے کہ "اے ہمارے معبود! ہم نے جان لیا کہ ہر شے میں تیری ذات، صفات، قدرت اور علم پر دلائل کی کیفیت موجود ہے [اس لئے ان دلائل کی راہ ہمارے لئے ظاہر فرما]"۔ (تفسیر کبیر) ۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ راستہ جس پر اللہ نے انعام فرمایا ہے وہ ملائکہ، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا ہے۔ (ابن جریر) ۸ غیر بمعنی سوا۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہود ہیں اور جب وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد نصاری ہیں۔ (ابن جریر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے سورہ فاتحہ کی مثل کوئی سورت تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل میں زبور میں اور نہ (خود) قرآن میں۔ (ترمذی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورہ فاتحہ ہر مرض کیلئے شفاء ہے۔ حضرت ابو میسرہ کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائیں پس جب آپ ولا الضالین کہیں تو آمین کہئے۔ مسئلہ: سورہ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنا سنت ہے۔ (مظہری)

مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن فارسی سے اردو ترجمہ قرآن اور اس پر تفسیر اظہار العرفان کے موجودہ کام کا عکسی صفحہ یہ کام آپکے اورنگی ٹاؤن میں ہو رہا ہے اور اس کام کا شرف شیخ الحدیث علامہ سید شاہ محمد ممتاز اشرفی صاحب (خلیفہ صاحب سجادہ) کو حاصل ہے۔

منجانب الاشرف لان شاہ فیصل چوک، سیکٹر G-14، اورنگی ٹاؤن، کراچی۔ (فون : 6658705)

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ ایک تحریک

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ سنی صوفی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے جو اس فکر کے تحت وجود میں آئی کہ خانقاہوں، آستانوں، درگاہوں کے سربراہ مسلم مسائل کو اپنے مشاہدات کی بناء پر سمجھ کر ان کے حل کے لئے حکومت وقت پر دباؤ ڈالیں۔ یہ بورڈ اسی مقصد کے تحت سرگرم عمل ہے اور اس نے مرکزی اور ریاستی حکام کو بہت سے مسائل کی سنگینی سے واقف کرایا ہے۔ علماء اور مشائخ شہروں اور گاؤں کا دورہ کر کے عوام و حکام دونوں کو اس سے باخبر کرتے ہیں کہ افسر شاہی میں، انتظامیہ میں اور سیاسی طبقہ میں مسلم نمائندگی کا سوانگ رچا کر جو لوگ آزادی کے بعد سے پہونچے ہوئے ہیں، ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت میں انہیں کبھی اتنی مقبولیت نہیں ملی کہ وہ نمائندہ بن کر کھڑے ہو سکیں۔ ان لوگوں نے مسلم امور یعنی حج و اوقاف پر قبضہ کیا، تعلیمی اداروں کو استعمال کیا اور میڈیا کو اپنے ہاتھ میں لیکر صرف مسلم مسائل کا نام دیکر مسلمانوں کی بھلائی سے زیادہ وہ اپنے ذاتی مفادات اور اقتصادی ضرورتوں کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں۔ بورڈ نے قومی وقف ترقیاتی کونسل کی تشکیل اور وقف ترمیمی بل کی منظوری جیسے سرکاری اقدامات پر سخت احتجاج کیا ہے۔ گو کہ بورڈ کی بات سنجیدگی سے سنی جاتی ہے اور جنتر منتر احتجاج سمیت کئی بڑی کانفرنسوں میں لاکھوں کی تعداد میں ہندوستانی مسلمانوں کی شرکت سے حکام کو اندازہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت بورڈ کے ساتھ ہے۔ بورڈ نے کسی تفریق کے بغیر مسلمانوں کی فلاح کے لیے کچھ پروگرام وضع کئے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) مسلم اکثریتی علاقوں میں اعلی تعلیم کے معیاری مراکز کا قیام۔ (۲) ہمارے وطن عزیز میں امن و یکجہتی کے لئے تقریباً ہر شہر میں صوفی مرکز کا قیام۔ (۳) وقف بورڈ کے زیر انتظام اور محکمہ آثار قدیمہ کے زیر تحفظ مسجدوں و دیگر اوقاف میں واقف کی منشا کے مطابق صوفی روایتوں کا احیا۔ (۴) مسلم باڈیوں میں عموماً اور مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی سرکاری باڈیوں میں خصوصاً سنیوں کی بھرپور نمائندگی کو یقینی بنانا۔ (۵) جملہ خانقاہوں اور درگاہوں کو ایسے تسلط سے آزاد کرانا جن کا اس روایت میں یقین نہیں۔

بورڈ نے رائے عامہ بیدار کرنے کے لئے اب تک ہزاروں چھوٹی بڑی میٹنگوں کے علاوہ کئی بڑی کانفرنسوں کا بھی اہتمام کیا ہے۔ جن میں سنی کانفرنس مرادآباد، سنی کانفرنس بھاگلپور، مسلم مہا پنچایت مرادآباد، مسلم مہا پنچایت بیکانیر، سنی کانفرنس امیٹھی اور ایک بڑا احتجاجی جلسہ دہلی جنتر منتر پر بھی منعقد کیا۔ مذکورہ بالا پروگراموں کے بعد بورڈ نے ایک انقلابی قدم اٹھایا اور دہلی میں "ورلڈ صوفی فورم" کے نام سے چار روزہ پروگرام جس میں تین روزہ سیمینار اور ایک روزہ انٹرنیشنل صوفی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کانفرنس میں ملک و بیرون ملک سے ہزاروں علماء کرام و مشائخ عظام نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ لکھنؤ میں صوفی ازم اور انسانیت پر ایک سیمینار بھی منعقد کیا گیا۔ ان تمام پروگراموں میں منظور ہونے والی قراردادیں مرکزی و ریاستی حکومتوں کو بھیج دی گئیں۔

بورڈ مسلمانوں کے مسائل کو سمجھ کر ان کے حل نکالنے کی سفارش پوری سنجیدگی سے کر رہا ہے۔ اور اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اقلیتوں کے لئے جاری سرکاری اسکیموں سے ہندوستانی صوفی مسلمانوں کو فائدہ پہونچنا یقینی ہو۔ اس کے علاوہ مدارس اور مساجد کے نظام کی درستگی کے لئے باقاعدہ مسودہ تیار کیا ہے۔ بالخصوص طلباء مدارس کے لئے ایک خصوصی پروگرام تیار کیا ہے جس میں دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کی اہمیت و افادیت کو باور کرایا جاتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بورڈ علماء مدارس اور ائمہ مساجد کے بشمول مسلم نوجوانوں کے روزگار کیلئے بھی کوشش کر رہا ہے۔

صوفیوں کی رائج کردہ گنگا جمنی تہذیب کو زندہ رکھنے کے لئے بورڈ ہمہ وقت عملاً کوشاں رہتا ہے۔ ملک میں امن و سلامتی کے قیام اور انسانی رواداری کا تحفظ وغیرہ بورڈ کے اہم مقاصد ہیں۔ قوم و ملت کیلئے آواز بلند کرنے کی خاطر آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے ممبر بنیں۔ ہم اکیلے کچھ نہیں کر سکتے لیکن آپ سے ملکر اپنے حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔ بورڈ کے رکن بنیں اور تشدد کے خلاف اقدام میں حصہ لیں۔

ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD

Head Office : 20-Johri Farm, IInd Floor, Lane No.1, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-25

State Office U.P. : 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226001

Contact : +91 9212357769 (H.O.) , 9936459242 Email: aiumbdel@gmail.com, Website: aiumb.org

If you want to read these Books Please Provide Email I'd or Contact me.

Email: aalerasoolahmad@gmail.com Facebook: Aale Rasool Ahmad Twitter: @aalerasoolahmad

Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets . Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011)Bhagalpur(10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so.

It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization specially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.
To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat. To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

To work towards helping financially weak educational institutions.

To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah

To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi

President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board

Email : ashrafemillat@yahoo.com

Twitter : www.twitter.com/ashrafemillat

Facebook : www.facebook.com/AIUMBofficialpage

Website: www.aiumb.org

Head Office :

20, Johri Farm,

2nd Floor, Lane No. 1 Jamia Nagar, Okhla

New Delhi -25

Cell : 092123-57769 Fax : 011-26928700

Zonal Office: 106/73-C, Nazar Bagh, Cantt. Road,

Lucknow. Email : aiumbdel@gmail.com